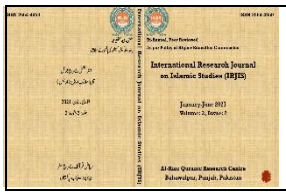

International Research Journal on Islamic Studies (IRJIS)
ISSN 2664-4959 (Print), ISSN 2710-3749 (Online)
Journal Home Page: https://www.islamicjournals.com
E-Mail: tirjis@gmail.com / info@islamicjournals.com
Published by: "Al-Riaz Quranic Research Centre" Bahawalpur

مکی عہد میں خواتین کا معاشی طرز حیات، بنیادی مصادر کا اختصاصی مطالعہ

Economic Lifestyle of Women in the Meccan Era: A Specialized Study of Primary Sources

1. Urouge Sarwar,

Ph.D. Scholar, Department of Islamic Studies,
The Govt. Sadiq College Women University Bahawalpur, Punjab, Pakistan
Email: Urouge.rashid@gmail.com
ORCID ID: https://orcid.org/0009-0000-6122-134X

2. Dr. Farzana Iqbal,

Assistant Professor, Department of Islamic Studies,
The Govt. Sadiq College Women University Bahawalpur, Punjab, Pakistan
Email: farzana.iqbal@gscwu.edu.pk
ORCID ID: https://orcid.org/0000-0002-6958-6391

To cite this article: Dr. Hafiz Muhammad Siddique. 2024. "مکی عہد میں خواتین کا معاشی طرز حیات، بنیادی مصادر کا اختصاصی مطالعہ : Economic Lifestyle of Women in the Meccan Era: A Specialized Study of Primary Sources. International Research Journal on Islamic Studies (IRJIS) 6 (Issue 1), 42-51.

Journal	International Research Journal on Islamic Studies Vol. No. 6 || January - June 2024 || P. 42-51
Publisher	Al-Riaz Quranic Research Centre, Bahawalpur
URL:	https://www.islamicjournals.com/urdu-6-1-4/
DOI:	https://doi.org/10.54262/irjis.06.01.u4
Journal Homepage	www.islamicjournals.com & www.islamicjournals.com/ojs
Published Online:	30 June 2024
License:	This work is licensed under an Attribution-ShareAlike 4.0 International (CC BY-SA 4.0)

Abstract:

The economic lifestyle of women in the Meccan era is a vital subject explored through primary sources such as the Quran, Hadith, the Seerah of Prophet Muhammad ﷺ, and ancient Islamic history. These sources provide valuable insights into the social, economic, and commercial roles women played during this period. This research highlights the diverse economic activities of women, particularly their participation in trades like leatherwork and perfumery. It also illustrates how Islam introduced a comprehensive economic system that guided human interactions and business practices. This specialized study offers a detailed analysis of these primary sources and the information they reveal.

Keywords: Women, Economic Life Style, Trade, Islamic History, Prophet Muhammad (PBUH)

صحابہ کرام بعثت سے قبل اور مکی عہد میں اسی طرز معیشت پر زندگی گزارتے تھے جو اسلام سے قبل تھا بعد میں نبی کریم ﷺ نے اس میں بہتری لائی اور بعض کاموں سے منع کر دیا جیسا کہ سودی کاروبار وغیرہ مکی عہد میں معاش کا بندوبست کرنے کے لئے غریب اور محتاج لوگ مالدار لوگوں کے ہاں مزدوری کرکے کچھ رقم کمانے کی کوشش کرتے یہی وجہ ہے کہ ہجرت کے وقت رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر صدیقؓ نے ہجرت کے وقت راہ دکھانے کے لئے ایک مشرک عبداللہ بن اریقط کی خدمات اجرت پر حاصل کیں۔اسی طرح اجرت پر بکریاں چرانے کا رواج بھی عام تھا۔ اسلام ایک عالمگیر اور ہمہ گیر دستور حیات ہے انسانی زندگی کا کوئی پہلو ایسا نہیں خواہ وہ انفرادی ہو یا اجتماعی، سیاسی ہو یا اخلاقی، معاشرتی ہو یا معاشی جس کے متعلق دین اسلام میں اصول رہنمائی موجود نہ ہوں۔ انسان کی زندگی میں معاشی معاملات کی اہمیت کی وجہ سے دین اسلام نے مضبوط بنیادوں پر استوار نظام معیشت متعارف کروایا اور معیشت کے بارے میں اولین بنیادی حقیقت، جسے قرآن نے بارہابیان کیا، یہ ہے کہ وہ تمام ذرائع و وسائل جن پر انسان کی معاش کا انحصار ہے، اللہ تعالیٰ کے پیدا کیے ہوئے ہیں اور وہ تمام ذرائع و سائل انسان کے لیے نافع ہیں۔ارشادِ خداوندی ہے:

''هُوَ ٱلَّذِى جَعَلَ لَكُمُ ٱلأَرۡضَ ذَلُولاً فَٱمۡشُواْ فِى مَنَاكِبِهَا وَكُلُواْ مِن رِّزۡقِهِۦۖ وَإِلَيۡهِ ٱلنُّشُورُ'' ۔(1)

قرآن مجید میں متعدد مقامات پر کسبِ معاش کی اہمیت کو واضح کیا گیا ہے اور انسان کو حصولِ رزق کی تاکید فرمائی گئی ہے۔

''وَجَعَلۡنَا لَكُمۡ فِيهَا مَعَايِشَ وَمَن لَّسۡتُمۡ لَهُۥ بِرَازِقِينَ'' 2

''اور ہم نے تمہارے لیے زمین میں معیشت کے سامان بنائے''

ارشادِ ربانی ہے:

''فَإِذَا قُضِيَتِ ٱلصَّلَوٰةُ فَٱنتَشِرُواْ فِى ٱلأَرۡضِ وَٱبۡتَغُواْ مِن فَضۡلِ ٱللَّهِ'' ۔3

''پس جب نماز پوری ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل (رزق) تلاش کرو''

اسی طرح رسول اللہ ﷺ کا اسوہ، آپ ﷺ کی تعلیمات ہمیں بھرپور معاشی جد و جہد کی ترغیب دیتی ہیں۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''ان اطيب ما اكل الرجل من كسبه'' 4

''بے شک سب سے عمدہ کھانا وہ ہے جو انسان اپنی کمائی سے کھائے''

---

1 -Al-Mulk (67):15

2 -Al-Hijr (15):20

3 -Al-Jumu'ah (62):10

4 -Al-Shaybani, Abu Abdullah Ahmad bin Muhammad bin Hanbal, Musnad Imam Ahmad bin Hanbal, (Beirut, Mu'assasat al-Risalah, 1421 AH), Vol. 1, Hadith No: 26485

حضرت بر ابن عازب سے روایت ہے:

''سئل النبی ﷺ ای کسب الرجل اطیب ؟ قال: عمل الرجل بیدہ دکل بیع مبرور'' 5

"نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ آدمی کی سب سے پاکیزہ کمائی کون سی ہے؟فرمایا: "آدمی کا اپنے ہاتھ سے کمانا اور تجارت جو نیکی اور بھلائی پر مشتمل ہو''

''لان یحترم احد کم حزمة من خطب فیحملها علی ظهره قبیعها خیر له من ان یسال اجلا یعطیه او بمنغه'' -6

''اگر کوئی لکڑی کا گھٹا باندھے پھر اسے اپنی پیٹھ پر لاد کر لائے اور اسے بیچ دے تو یہ اس کے حق میں کسی سے مانگنے سے بہتر ہے کہ وہ اسے چاہے تو دے اور چاہے نہ دے''

یعنی انسان کا کسبِ معاش کے لیے کوشش کرنا اس کی عزتِ نفس کی حفاظت ہے۔

حضرت مقدام سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ما اکل احد طعام قط خیر من ان یا کل من عمل یده وان نبی الله داؤد کان یاکل من عمل هده'' 7

''کسی شخص نے اس اس شخص سے بہتر کمائی نہیں کھائی ہوگی جو خود اپنے ہاتھ سے کما کر کھاتا ہو۔ اللہ کے نبی داؤد علیہ سلام بھی اپنے ہاتھ سے کام کر کے روزی حاصل کرتے تھے''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ما بعث الله بنیا الا رعی الغم فقال اصحابه و انت فقال نعم کنت ارعها علی قرا ربط لا هل مکة'' 8

''اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی ایسا نہیں بھیجا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں اس پر آپ ﷺ کے صحابہ نے پوچھا آپ ﷺ نے بھی؟ فرمایا: کہ ہاں، میں بھی مکہ والوں کی بکریاں چند قیراط کی اجرت پر چرایا کرتا تھا''

مطالعہ عہدِ نبوی ﷺ سے بہت سے ایسے شواہد ملتے ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ خواتین مختلف معاشی سرگرمیوں میں حصہ لیتی تھیں اور ان کا طرز عمل آج کی مسلمان خواتین کے لیے نمونہ عمل ہے۔ خواتین عہدِ نبوی ﷺ کی معاشی سرگرمیوں کو جائزہ لینے سے پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے درج ذیل مبادین معیشت میں حصہ لیا۔

---

5 -Al-Bayhaqi, Ahmad bin Hussain, Imam, Al-Sunan al-Kubra, (Beirut, Dar al-Ma'rifah, 1344 AH), Hadith No: 10398

6 -Al-Qushayri, Abu al-Hasan Muslim bin al-Hajjaj, Al-Jami' al-Sahih Muslim, (Riyadh, Dar al-Salam lil-Nashr wal-Tawzi', 1421 AH), Kitab al-Tawhid, Bab Man Yasal Ajlan, Hadith: 3301

7 -Al-Bukhari, Abu Abdullah Muhammad bin Isma'il, Al-Jami' al-Sahih al-Bukhari, (Riyadh, Dar al-Salam lil-Nashr wal-Tawzi', 1421 AH), Kitab al-Buyu', Ya'kul min Amal Yadihi, Hadith No: 2572

8 -Al-Bukhari, Abu Abdullah Muhammad bin Isma'il, Al-Jami' al-Sahih al-Bukhari, Kitab al-Buyu', Ya'kul min Amal Yadihi, Hadith No: 2262

چمڑے سے تیار کردہ مصنوعات

وسائلِ معیشت میں سب سے اہم وسیلہ تجارت ہے۔ اقتصادی نظام کی ترقی کا دارومدار تجارت پر موقوف ہے۔ عہدِ نبوی میں بھی لوگ تجارت کے پیشے سے منسلک تھے اور مردوں کے ساتھ خواتین نے بھی تجارتی سرگرمیوں میں بھرپور حصہ لیا۔اس حوالے سے سہرست حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا نام آتا ہے۔"الطبقات الکبری" میں مذکور ہے:

''تقومين بالتجارة مع الرجال، وكان رأس المال منكِ، وكان الربح يُقسم بالتساوي بين وبين شريككِ الرجل'' -9

''آپ مردوں سے تجارت کرایا کرتی تھیں سرمایا آپ کا ہوتا اور نفع میں آپ اور آپ کا شریک مرد دونوں برابر کے حصہ دار ہوتے تھے''

ان کے علاوہ بھی بہت سی مختلف خواتین تھیں جو مختلف اشیاء کی تجارت کرتی تھیں۔کھال کی تجارت ایک اہم شعبہ تھا، کیونکہ اس سے تیار شدہ مصنوعات جیسے کپڑے، خیمے، اور دیگر ضروریات زندگی بنائی جاتی تھیں۔ جیسا کہ حضرت ہالہ بنت خولید حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن تھیں اور چمڑے کی کھال کی تجارت کرتی تھیں ۔

عہدِ نبوی میں خواتین کے لیے اہم ذریعہ معاش دباغت تھا۔ خواتین کھال کو دباغت دے کر چمڑا بناتی تھیں پھر اس کی اشیاء بنا کر فروخت کرتی تھیں۔حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش زوجہ رسول اللہ ﷺ اس کام میں بہت مہارت رکھتی تھیں مذکور ہے:

''ان رسول اللهﷺ رای امراة فانی امراته و لهی تمعس منيه لها'' -10

''رسول اللہ ﷺ نے ایک عورت کو دیکھا تو آپﷺ اپنی بیوی کے پاس گئے تو وہ اس وقت کھال کو دباغت دے رہی تھیں''

حضرت سودہ رضی اللہ عنہا زوجہ رسول اللہ ﷺ بھی اس صنعت میں مہارت رکھتی تھیں۔ان کے بارے میں روایت ہے:

''و كانتمن احسهن حالا كانت تعمل الا دهم الطا ئفی'' 11

''سودہ رضی اللہ عنہا ان میں سب سے زیادہ اچھے حال والی تھیں وہ طائفی چمڑا بناتی تھیں''

---

9 -Ibn Sa'd, Muhammad bin Sa'd, Al-Tabaqat al-Kubra, (Beirut, Dar Sadir, 1988 CE), Vol. 8, p. 31

10 -Al-Qushayri, Abu al-Hasan Muslim bin al-Hajjaj, Al-Sahih Muslim, Kitab al-Baas, Bab Ra'a Imra'ah fa inni Imratuh, Hadith No: 1403

11-Ibn Hajar, Ahmad bin Ali al-Asqalani, Al-Isabah fi Tamyiz al-Sahabah, (Beirut, Dar Sadir, 1328 AH), Vol. 4, p. 286

عطر کی تجارت

عہدِ نبوی ﷺ میں خواتین کا عطر فروشی کا پیشہ ایک معزز اور مقبول ذریعہ معاش تھا۔ اس زمانے میں خوشبو اور عطریات کا استعمال مردوں اور عورتوں دونوں میں بہت پسندیدہ تھا، اور یہ معاشرتی زندگی کا ایک اہم حصہ تھا۔ عطر فروشی ایک حلال، شریف اور باعزت پیشہ سمجھا جاتا تھا، اور اس میں خواتین کی خاص مہارت بھی شامل تھی۔ عہدِ نبوی ﷺ میں خواتین کا ایک اہم پیشہ عطر فروشی تھا۔

سیدہ ملیکہ ام سائب یہ سائب بن اقراع کی والدہ تھیں اور عطر بیچا کرتی تھیں۔ ان کے فرزند کا بیان ہے کہ:

''ان امه مليكة دخلت تبيع العطر من النبی ﷺ'' -12

''میری والدہ ملیکہ حضور ﷺ کی خدمت میں عطر بیچنے کے لیے حاضر ہوئیں''

حولا بنت تویت :ii یہ خاتون ایسی عطر فروش تھیں کہ وہ "العطارہ" کے نام سے مشہور ہوگئی تھیں۔ حضرت حولہ بنت تویت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس اپنے خاوند کا مسئلہ لے کر حاضر ہوئیں اور جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو فرمایا:

''انی لا جد ريح الحولا فهل اتتكم وهل ابتعتم منها شيا''

''مجھے حولا کی خوشبو آرہی ہے کیا وہ تمہارے پاس آئی ہے؟ کیا تم نے اس سے کچھ خرید اہے''

اسماء بنت مخربہ مشہور سردار مکہ ابو جہل مخزومی کی ماں تھیں۔ ان کے فرزند عبد اللہ بن ابی ربیعہ یمن سے عمدہ عطر ان کے پاس بھیجا کرتے تھے۔ جسے وہ فروخت کرتی تھیں اور بالعموم خواتینِ خانہ ان ہی سے عطر خریدتی تھیں۔ عطر فروشی عہدِ نبوی ﷺ میں خواتین کے لیے ایک اہم اور باعزت پیشہ تھا۔ یہ نہ صرف ان کے لیے مالی فوائد کا ذریعہ تھا بلکہ معاشرتی طور پر بھی اسے عزت و وقار کی نظر سے دیکھا جاتا تھا۔ اس پیشے نے خواتین کو معاشی خود مختاری دی اور انہیں اسلامی معاشرے میں ایک فعال کردار ادا کرنے کا موقع فراہم کیا۔

مختلف اشیاء کی تجارت

حضرت قیلہ انماریہ: یہ نہایت مشہور تاجر تھیں۔ خود بیان کرتی ہیں:

''انی امراة اشتری وابيع'' 13

"اور انہوں نے آپ ﷺ سے باقاعدہ خرید و فروخت کے اصول و ضوابط سیکھے"

---

12 -Ibn Athir, Muhammad bin Muhammad Abd al-Karim, Usd al-Ghabah fi Ma'rifat al-Sahabah, (Beirut, Dar al-Kutub al-Ilmiyyah), Vol. 7, p. 260

13 -Al-Qazwini, Abu Abdullah Muhammad bin Yazid, Sunan Ibn Majah, Kitab al-Buyu', Bab Bay', Hadith No: 2204

کتابی طریقہ تجارت

عہدِ نبوی ﷺ میں خواتین کے لیے کتابی طریقہ تجارت بھی ایک اہم اور معزز پیشہ تھا۔ "کتابی تجارت" سے مراد وہ کاروبار ہے جس میں لین دین دستاویزات یا معاہدوں کے ذریعے کیا جاتا ہے، جسے آج کے دور میں ہم تحریری معاہدے یا کاروباری ریکارڈ کے طور پر جانتے ہیں۔ عہدِ نبوی ﷺ میں یہ طریقہ کار تجارت میں شفافیت اور عدل کے لیے اختیار کیا جاتا تھا، اور خواتین بھی اس میں نمایاں کردار ادا کرتی تھیں۔ اسماء بنت مخربہ کے حوالے سے جو روایت بیان کی گئی ہے اس سے خواتین کا یہ تجارتی طریقہ کار واضح ہوتا ہے امام ابن اثیر اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ میں لکھتے ہیں :

”كانت أسماء بنت مخربة لا تَقبِضُ الثمنَ من المشترين حتى تصل إليهم العطايا من الحاكم، وكانت تدون وتكتب كم المبلغ الذي يكون في ذمة المشترين".14

”اسماء بنت مخربہ خریداروں سے تب قیمت وصول کرتی جب ان کو حاکم وقت کی طرف سے عطیات وصول ہو جاتے تب تک وہ لکھ لیا کرتی تھیں کہ خریداروں کے ذمہ کتنی رقم ہے“

گھر گھر جا کر اشیاء فروخت کرنا

عہد نبوی میں خواتین کا ایک معروف تجارتی طریقہ گھر گھر اشیاء فروخت کرنا تھا۔ جیسا کہ حضرت حولا کے متعلق مذکور روایت سے واضح ہوتا ہے کہ وہ گھر گھر جا کر عطر فروخت کرتی تھیں۔ الغرض تاریخی واقعات و شواہد ثابت کرتے ہیں کہ خواتین نے کسبِ معاش کے لیے مختلف طریقوں کو اپناتے ہوئے تجارتی سرگرمیوں میں بھرپور شرکت کی اور ان کو مختلف تجارتی مواقع بھی حاصل تھے۔

چرخہ کاتنا اور کپڑا بننا

عہدِ نبوی ﷺ میں خواتین کا چرخہ کاتنا اور کپڑا بننا ایک عام اور معزز پیشہ تھا۔ اس وقت کی معاشرتی اور اقتصادی ضروریات کے تحت خواتین کا ہاتھ سے چرخہ کاتنا اور کپڑا بننا نہ صرف گھریلو ضروریات پوری کرنے کا ذریعہ تھا بلکہ یہ معاشی خود کفالت کا ایک اہم ذریعہ بھی تھا۔ عہدِ نبوی ﷺ میں خواتین سوت کات کر اور پھر اس کی بنائی کر کے کپڑا تیار کر کے بیچتیں تھیں اور اس کے ذریعہ رزق حلال کماتی تھیں۔ ابن حجر بیان کرتے ہیں :

”شعیزہ نامی خاتون اون اور کھجور کے درخت کی چھال جمع کیا کرتی تھیں جسے کات کر گولہ وغیرہ بناتی تھیں“ 15

فاطمہ بنت ولید خود بیان کرتی ہیں

”كانت في الشام تلبس الجباب من ثياب الخز“ 16

14 -Ibn Athir, Muhammad bin Muhammad Abd al-Karim, Usd al-Ghabah fi Ma'rifat al-Sahabah, (Beirut, Dar al-Kutub al-Ilmiyyah), Vol. 7, p. 108

15 -Ibn Hajar al-Asqalani, Al-Isabah fi Tamyiz al-Sahabah, Vol. 4, p. 286

''جب میں شام میں تھی تو اپنے خیمے ریشمی کپڑے سے بناتی تھی''

امام بخاری نے کتاب اللباس کے باب "لبس القسی" کے ترجمہ الباب میں لکھا ہے :

"كان يُجلب القسي، وهو ثوب حريري، من الشام أو مصر، وكانت النساء يَصِفْنَهُ لأزواجهن مثل القطائف ويَبْسُطْنَهُ".[17]

''قسبتہ/قسی ریشمی کپڑا شام یا مصر سے آتا تھا وکانت النساء تصفہ لبعولتھن مثل القطائف یصفو نھا۔اور عورتیں اس کو اپنے شوہروں کے لیے قطائف (چادروں) کی مانند پھیلا کر بنایا کرتی تھیں''

رنگ سازی

عہدِ نبوی ﷺ میں خواتین رنگ سازی میں بھی مہارت رکھتی تھیں اور بعض خواتین نے اس کو بطور پیشہ اختیار کیا ہوا تھا۔ بنو اسد کی ایک خاتون کا بیان ہے ۔

''كنت يوم عند زينب امراة رسول الله ﷺ و نحن تصبغ ثيا بها لها بمغرة'' -18

''میں ایک دن زوجہ رسول اللہ ﷺ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس تھی اور ہم ان کے کپڑوں کو نرم سرخ رنگ رنگ رہے تھے"۔ام لیلیٰ کے حوالے سے مذکور ہے

''كانت ام ليلى تصبغ در عها خمارها و ملحفتها كل شهر ،و تختغب غمساً'' 19

''ام لیلیٰ اپنی (بھتیجی کے لیے) قمیض ،چادر اور اوڑھنی ہر مہینے رنگا کرتی تھیں اور اسی طرح کپڑوں کو رنگ دار پانی میں ڈبوتی تھیں''

گویا عہدِ نبوی ﷺ میں خواتین مختلف ہنر و فن جانتی تھیں اور انہوں نے اپنی ان صلاحیتوں کو ضائع نہیں کیا بلکہ حالات کے مطابق ان کا بھرپور استعمال کیا۔

چرواہی

مکی عہدِ ﷺ میں خواتین کی ایک اہم سرگرمی بکریاں چرانا تھا اور خواتین کے لیے چراہی کا پیشہ معیوب نہیں سمجھا جاتا تھا۔ حضرت معاویہ بن حکم بیان کرتے ہیں :

''میرے پاس ایک لونڈی تھی جو احد اور جوانیہ کے علاقوں میں میری بکریاں چراتی تھیں''

امام ابن حجر بیان کرتے ہیں :

---

16 -Ibn Athir, Muhammad bin Muhammad Abd al-Karim, Usd al-Ghabah fi Ma'rifat al-Sahabah, Vol. 7, p. 226

17 -Al-Bukhari, Abu Abdullah Muhammad bin Isma'il, Al-Jami' al-Sahih al-Bukhari, Kitab al-Libas, Bab Lubs al-Qassi, Hadith No: 256

18 -Al-Sijistani, Abu Dawud Sulayman bin al-Ash'ath, Sunan Abi Dawud, (Riyadh, Dar al-Salam lil-Nashr wal-Tawzi', 1421 AH), Hadith No: 4071

19 -Ibn Athir, Muhammad bin Muhammad Abd al-Karim, Usd al-Ghabah fi Ma'rifat al-Sahabah, Vol. 7, p. 251

''سلامیہ الغدیبہ اپنے گھر والوں کی بکریاں چرایا کرتی تھیں'' [20]

سلامہ بنت حرالا زدیہ بیان کرتی ہیں :

''کنت ارعی غنما فی بد الا سلام'' 21

میں ابتدائے اسلام میں بکریاں چرایا کرتی تھی ابن اثیر بیان کرتے ہیں :

''کعب بن مالک کی لونڈی سلع پہاڑ کے قریب بکریاں چرایا کرتی تھی'' 22

چرواہی کا پیشہ زیادہ تر لونڈیاں اور باندیوں سے متعلق تھا۔

خواتین کا تجارتی طریقہ کار

خواتین کی تجارتی سرگرمیوں کا جائزہ لیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ مختلف طریقوں کے ذریعہ انہوں نے تجارت میں حصہ لیا۔ مثلاً:

ملازمین سے کام لینا

عہد مکی میں خواتین کا ملازمین سے کام لینا ایک محدود مگر قابلِ ذکر پہلو تھا، خاص طور پر وہ خواتین جو مالی لحاظ سے مضبوط اور سماجی طور پر با اثر تھیں۔ حضرت خدیجہ بنت خویلدؓ کی مثال اس حوالے سے بہت اہم ہے۔ وہ ایک کامیاب تاجرہ تھیں اور انہوں نے اپنے تجارتی کاروبار کے لیے مرد ملازمین کو ملازمت پر رکھا ہوا تھا، جن میں رسول اللہ ﷺ بھی شامل تھے، جو ان کے لیے تجارتی قافلے لے کر شام وغیرہ گئے تھے۔ مکہ کی سماجی ساخت میں خواتین عمومی طور پر گھریلو کام کاج اور خاندان کی دیکھ بھال میں مصروف ہوتی تھیں، لیکن ایسی خواتین جن کے پاس جائیداد، وسائل یا تجارت کے مواقع تھے، وہ ملازمین کی خدمات حاصل کرتی تھیں حضرت خدیجہ بنت خولید رضی اللہ عنہا کے حوالے سے مذکور ہے :

''کانت خدیجه امراة تاجر ذات شرف و مال تستاً جر الر جال فی مالها'' -23

''خدیجہ رضی اللہ عنہا ایک تجارت پیشہ خاتون تھیں وہ اپنے مالِ تجارت کی خرید و فروخت کے لیے مردوں کو اجرت پر رکھ لیتی تھیں''

بسرہ بنت غزوان کے حوالے سے روایت ہے :

''بسره بنت غزوان انی کان ابو هریره اجیر ها فی العهد النبویﷺ'' 24

---

20 -Ibn Hajar al-Asqalani, Al-Isabah fi Tamyiz al-Sahabah, Vol. 4, p. 330

21 -Ibn Hajar al-Asqalani, Al-Isabah fi Tamyiz al-Sahabah, Vol. 4, p. 244

22 -Ibn Athir, Muhammad bin Muhammad Abd al-Karim, Usd al-Ghabah fi Ma'rifat al-Sahabah, Vol. 7, p. 146

23 -Ibn Athir, Muhammad bin Muhammad Abd al-Karim, Usd al-Ghabah fi Ma'rifat al-Sahabah, Vol. 2, p. 81

24 -Ibn Hajar al-Asqalani, Al-Isabah fi Tamyiz al-Sahabah, (Beirut, Dar Sadir, 1328 AH), Vol. 4, p. 252

''نبی کریم ﷺ کے عہدِ مبارک میں حضرت ابو ہریرہ نے بسرہ غزوان کی مزدوری کی''

صحیح بخاری میں ایک انصاری خاتون کا ذکر ہے جس نے اپنے بڑھئی غلام سے آپ ﷺ کے لیے منبر تیار کروایا۔اس عورت نے عرض کی :

''فان لی غلاما تجارا قال ان شئت قال فعملت له المنبر'' 25

خیاطت (سلائی کڑھائی) اور صنعت و حرفت

عہدِ نبوی ﷺ میں خواتین کا سلائی اور کڑھائی کا پیشہ ایک اہم اور معزز ذریعہ معاش تھا۔ یہ نہ صرف گھریلو ضروریات کو پورا کرنے کا ذریعہ تھا بلکہ خواتین کی معاشی خود کفالت کا ایک اہم حصہ بھی تھا۔ اس دور میں خواتین اپنے ہاتھوں سے کپڑے سیتیں، کڑھائی کرتیں اور مختلف قسم کے ملبوسات تیار کرتیں، جو نہ صرف اپنے گھر والوں کے لیے ہوتے بلکہ انہیں فروخت بھی کیا جاتا تھا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی صنعت و حرفت سے واقف تھیں اس کے ذریعے اپنے اور اپنے خاوند اور بچوں کے اخراجات بھی پورے کرتی تھیں۔ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا:

''انی امراۃ ذات صنعة ربیع منها ولیس لی ولا لزوجی ولا لولدی شئی''

''میں ایک کاریگر عورت ہوں چیزیں تیار کر کے فروخت کرتی ہوں (اسی طرح میں کماتی ہوں) لیکن میرے شوہر اور بچوں (کا کوئی ذریعہ آمدنی نہیں ہے اس لئے) ان کے پاس کچھ نہیں''

انہوں نے دریافت کیا کہ کیا وہ خرچ کر سکتی ہیں آپ نے جواب دیا :

"نعم، ستحصل على أجر ذلك".

''ہاں تم کو اس کا اجر ملے گا''۔ 26

حضرت خولہ بنت ثعلبہ رضی اللہ عنہا سے ان کے شوہر نے ایک مرتبہ غیر ارادی طور پر کہہ دیا کہ آج سے تمہاری حیثیت میری ماں کی سی ہے بعد میں دونوں مسئلہ دریافت کرنے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے چونکہ اس وقت تک اس مسئلہ میں کوئی حکم نازل نہیں ہوا تھا اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شوہر کو حکم دیا کہ اجازت ملنے تک تم اپنی بیوی سے الگ رہو یہ سن کر بیوی نے کہا:

''یارسول الله ماله من شئی وما ینفق علیه". 27

''اللہ کے رسول! ان کے پاس تو خرچ کے لئے کچھ بھی نہیں ہے (میں ہی ان پر خرچ کرتی ہوں)''

حضرت ام صبیہ حولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

---

25 -Al-Bukhari, Abu Abdullah Muhammad bin Isma'il, Al-Jami' al-Sahih al-Bukhari, Kitab al-Buyu', Bab Itijar fi Suq, Hadith No: 1955

26 -Ibn Sa'd, Abu Abdullah Muhammad bin Sa'd, Tabaqat Ibn Sa'd, Vol. 8, p. 212

27 -Ibn Sa'd, Abu Abdullah Muhammad bin Sa'd, Tabaqat Ibn Sa'd, Vol. 8, p. 276

"كنا في عهد الرسالة وبداية عهد الفاروقي نتزاور في المسجد ونتخذ الصداقة فيما بيننا، وأحيانًا كنا نغزل الصوف، وأحيانًا كانت بعض النساء يصنعن شيئًا من سعف النخل "28

"ہم عہد رسالت اور شروع عہد فاروقی میں مسجد میں آپس میں دوستی کیا کرتی تھیں اور کبھی چرخہ کات لیا کرتی تھیں اور کبھی بعض عورتیں کھجور کے پتوں سے کوئی چیز بنالیا کرتی تھیں"

سلائی کڑھائی عہدِ نبوی ﷺ میں خواتین کی مالی خود مختاری کا ایک اہم ذریعہ تھا۔ وہ اپنے ہاتھوں سے بنے ہوئے کپڑے اور کڑھائی شدہ ملبوسات بازاروں میں فروخت کر کے گھر کی کفالت میں حصہ لیتی تھیں۔خواتین اپنی اور اپنے خاندان کی ضروریات کے لیے کپڑے سیتیں اور کڑھائی کرتیں۔اس سے نہ صرف لباس کی ضروریات پوری ہوتیں بلکہ اس میں خوبصورتی اور مہارت بھی شامل ہوتی تھی، جو اسلامی طرز زندگی کا حصہ تھی۔اس دور میں خواتین آپس میں مل کر کام کرتیں، جس سے سماجی تعلقات مضبوط ہوتے اور وہ ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرتیں۔یہ اسلامی معاشرت کا ایک اہم پہلو تھا، جہاں خواتین مل جل کر کام کرتیں اور اپنی مہارتوں کو بہتر بناتیں۔ہدِ نبوی ﷺ میں خواتین کا سلائی اور کڑھائی کا پیشہ ایک معزز اور حلال ذریعہ معاش تھا۔ یہ نہ صرف خواتین کی گھریلو ضروریات کو پورا کرنے کا ذریعہ تھا بلکہ انہیں معاشی خود مختاری بھی فراہم کرتا تھا۔ اسلامی تعلیمات کے تحت محنت اور دیانت داری سے روزی کمانا ایک پسندیدہ عمل تھا، اور سلائی کڑھائی جیسا پیشہ اس کی بہترین مثال تھا۔

خلاصہ

مکی عہد میں خواتین کا معاشی طرز حیات ایک اہم موضوع ہے، جس کا جائزہ لینے کے لیے قرآن، حدیث، سیرت النبی ﷺ، اور قدیم اسلامی تاریخ پر مبنی مصادر کا مطالعہ ضروری ہے۔ ان مصادر میں ہمیں اس وقت کی خواتین کی معاشرتی، اقتصادی اور تجارتی سرگرمیوں کا کافی حد تک علم ملتا ہے۔ درج ذیل چند بنیادی مصادر اور ان سے حاصل ہونے والی معلومات پر ایک اختصاصی مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔ جس واضح ہوتا ہے کہ عہد مکی میں خواتین مختلف اشیاء کی تجارت کرتی تھیں۔کھال کی تجارت ایک اہم شعبہ تھا، کیونکہ اس سے تیار شدہ مصنوعات جیسے کپڑے، خیمے، اور دیگر ضروریات زندگی بنائی جاتی تھیں۔عہدِ نبوی ﷺ میں خواتین کا عطر فروشی کا پیشہ ایک معزز اور مقبول ذریعہ معاش تھا۔ اس زمانے میں خوشبو اور عطریات کا استعمال مردوں اور عورتوں دونوں میں بہت پسندیدہ تھا، اور یہ معاشرتی زندگی کا ایک اہم حصہ تھا۔ عطر فروشی ایک حلال، شریف اور باعزت پیشہ سمجھا جاتا تھا، اور اس میں خواتین کی خاص مہارت بھی شامل تھی۔

This work is licensed under an Attribution-ShareAlike 4.0 International (CC BY-SA 4.0)

28 -Ibn Hajar al-Asqalani, Al-Isabah fi Tamyiz al-Sahabah, Vol. 18, pp. 255